محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَۃَ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ نَوَاحِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ ۔ (صحیح بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا۔ میں نے پیالے کے چاروں طرف سے کھانا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے آگے سے کھاؤ۔

اسلام عالم گیر اور ہمیشہ رہنے والا مذہب ہے۔ اس میں وہ تمام ضروری باتیں بہترین اور مناسب الفاظ کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں، جو انسانی معاشرے کے لیے کسی صورت میں بھی مفید ہو سکتی ہیں۔ اسلام جہاں عبادات پر زور دیتا ہے اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر شعائر اسلامی اور احکام دینی کی وضاحت کرتا ہے، وہاں عام معاشرتی آداب بھی بیان کرتا ہے اور صاف لفظوں میں بتاتا ہے کہ انسان کس انداز میں زندگی کی منزلیں طے کرے، لوگوں سے کس قسم کا رویہ اختیار کرے، دنیا کے معاملات کو کس طرح انجام دے۔ یہاں تک کہ اس کے نزدیک کھانے پینے اور پہننے کے بھی آداب ہیں، جن کو اپنانا وہ ضروری قرار دیتا ہے۔

اسلام انسان کو شائستگی سکھاتا اور مہذب بناتا ہے۔ وہ خاص قسم کی ثقافت کی تعلیم دیتا ہے جو اسلام کا لازمی جزو ہے۔ اس میں بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورتیں سب اس کے مخاطب ہیں اور وہ سب کو اپنی پاکیزہ تعلیمات سے نوازتا ہے۔

اوپر جو حدیث درج کی گئی ہے، وہ اس سلسلے کی نہایت شاندار حدیث ہے۔ اس میں کھانے پینے کے آداب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی عمدہ طریقے سے وضاحت فرمائی ہے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ رسول اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور غلام تھے۔ آپ ان کو ہر قسم کی تربیت دیتے اور

آدابِ مجلس اور طریقِ اکل و شرب وغیرہ سب باتیں سکھاتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھا۔ لیکن میرے کھانے کا طریقہ یہ تھا کہ جس پلیٹ یا پیالے میں ہم کھا رہے تھے، میں اس کے چاروں طرف ہاتھ گھماتا تھا۔ یعنی صرف اپنے ہی آگے سے نہیں کھاتا تھا بلکہ برتن کا جو حصہ دوسرے کے آگے تھا، اس تک بھی میرا ہاتھ پہنچتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے روکا اور فرمایا، اپنے آگے سے کھاؤ۔

اندازہ کیجیے، سرورِ کائنات کے یہ الفاظ کتنے مختصر اور جامع ہیں۔ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ کہ اپنے آگے سے کھاؤ۔ یعنی تمہارا حق اسی کھانے پر ہے جو تمہارے آگے ہے۔ اس کے علاوہ اگر دوسری طرف ہاتھ بڑھاؤ گے تو یہ حرکت تہذیب و شائستگی کے بھی خلاف ہوگی اور دوسرے کا حق بھی اس سے مجروح ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وہ بات بیان فرما دی ہے جس سے انسان کا مرتبہ بلند ہوتا اور اس کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ جلدی جلدی کھانا کھاتے ہیں، کسی کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھا رہے ہوں تو اس کو کھانے ہی نہیں دیتے، سب کچھ خود ہی سمیٹ جاتے ہیں، لوگوں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ یہ سب باتیں خلافِ تہذیب، خلافِ اسلام اور خلافِ آدابِ اکل و شرب ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔

اسلام شائستگی، تہذیب اور صحیح ثقافت کا معلم ہے۔ جو حرکت اور جو عمل اس کے خلاف ہو، اسلام اس سے روکتا ہے۔ وہ گفتگو میں، رہن سہن میں، لباس میں، کھانے پینے میں، چلنے پھرنے میں، غرض ہر معاملے میں انسان کو ایک خاص اسلوب اور خاص طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے، جو اس کے نزدیک پسندیدہ اور قابلِ تحسین ہے۔ جو شخص اس کی مخالفت کرے اور اس کی مقرر کی ہوئی ثقافتی حدود اور تہذیبی دائرے سے باہر نکل جائے، اسلام اس کو گناہ گار قرار دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں آج سے چودہ سو سال قبل اس وقت بیان فرمائیں جب تہذیب و ثقافت کا انسانی معاشرے میں کوئی خاص معیار نہ تھا، نہ تعلیم و تعلم کے ادارے قائم تھے اور نہ کوئی ایسی سوسائٹی معرضِ وجود میں آئی تھی جو لوگوں کی صحیح تربیت کا اہتمام کرتی۔ سیدھا سادا معاشرہ تھا جو زیادہ تر بدوی اور قبائلی زندگی رکھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسی عمدہ ترین تعلیم سے آراستہ فرمایا جس نے ان کی حیاتِ دنیوی کا نقشہ ایسا بدل دیا اور وہ شائستگی و تہذیب کی پرکھ اور پہچان کے لیے خود ایک معیار اور پیمانہ قرار پائے۔